



محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

وہ امور جو اسلام کے منافی ہیں

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

وہ امور جو اسلام کے منافی ہیں

الحمد للہ وحده الصلوة والسلام علی من لا نبی بعده، و علی آلہ وصحبہ۔ اما بعد

مسلمان بھائی! اس حقیقت کو خوب جان لیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے سب بندوں پر یہ لازم قرار دیا ہے کہ وہ دائرۃ اسلام میں داخل ہوں، اسے منسوبی سے تمام لیں اور ہر اس چیز سے احتساب کریں جو اسلام کے مخالف ہو۔ اسی بات کی دعوت کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا اور اللہ عزوجل نے ہمیں یہ بتایا کہ جو شخص آپ ﷺ کی پیروی کرے گا، وہ ہدایت یافتہ ہوگا اور جو روگردانی کرے گا، وہ ہنگامہ ہو جائے گا۔ بہت سی آیات کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اسباب ابتدا اور شرک و کفر کی تمام اقسام کے اختیار کرنے سے بھی منع فرمایا ہے۔ علماء کرام نے اپنی کتابوں کے ”باب حکم المرءہ“ میں ذکر فرمایا ہے کہ اسلام کے منافی بہت سی باتیں ایسی ہیں جنہیں اختیار کرنے سے ایک مسلمان مرتد ہو جاتا ہے۔ اس کا خون اور مال حلال ہو جاتا اور وہ دائرۃ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے، ان میں سے زیادہ خطرناک اور کثرت سے وقوع پذیر ہونے والی دس باتیں ہیں جنہیں شیخ امام محمد بن عبد الوہاب اور دیگر اہل علم۔۔۔ رحمہم اللہ جمعیا۔۔۔ نے ذکر فرمایا ہے۔ ذیل میں اختصار کے ساتھ ہم انہی باتوں کو ذکر کریں گے تاکہ آپ بھی ان سے بچیں اور دوسروں کو بھی ان سے بچائیں۔ مختصر سی وضاحت کے ساتھ ان باتوں کو اس امید پر بیان کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان سے محفوظ رکھے اور عافیت عطا فرمائے۔

اسلام کے منافی ان دس باتوں میں سرفہرست اللہ تعالیٰ کی عبادت میں شرک کرنا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے (۱)

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ (النساء ۱۱۶)

”بے شک اللہ تعالیٰ اس گناہ کو نہیں بخشتے گا کہ کسی کو اس کا شریک ٹھہرایا جائے، اس کے سوا (اور گناہ) جس کو چاہے گا، بخش دے گا۔“

نیز فرمایا:

إِنَّ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَزَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَا وَادَّ النَّارُ (المائدۃ ۷۲)

”یقین مانو کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ (کسی کو بھی) شریک کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت (بہشت) حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔“

مردوں کو پکارنا، ان سے فریاد کرنا، اور ان کی نذر ماننا اور ان کے نام پر جانوروں کو ذبح کرنا بھی شرک ہے۔

جو شخص اپنے اور اللہ کے درمیان وسیلے بنا لے اور ان وسیلوں کو پکارے، ان سے سوال کرے کہ وہ اس کی سفارش کریں اور ان پر توکل کرے تو اس پر لعنہ ہے کہ یہ شخص بھی کافر ہے۔ (۲)

جو شخص مشرکوں کو کافرنہ سمجھے یا ان کے کفر میں شک کرے یا ان کے مذہب کو صبح مانے تو وہ بھی کافر ہے۔ (۳)

جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ نبی کریم ﷺ کے علاوہ کسی اور کی سنت و سیرت زیادہ کامل نمونہ ہے، یا آپ کے علاوہ کسی اور کا حکم زیادہ بھلا ہے جس طرح کئی لوگ طاغوتوں کے حکم کو آپ کے حکم پر ترجیح دیتے ہیں، تو یہ بھی کافر (۴) ہے۔

جو شخص دین کے کسی ایسے حکم کو ناپسند کرے جسے رسول اللہ ﷺ لے کر دنیا میں تشریف لائے۔۔۔ خواہ اس کے مطابق عمل بھی کر لے۔۔۔ تو وہ بھی کافر ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے (۵)

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا أَنْزَلَ اللَّهُ فَخِطَ أَعْمَالُهُمْ (محمد ۹/۳۷)

”یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ چیز (دین اسلام) کو ناپسند کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال ضائع کر دیے۔“

: جو شخص رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے دین کے کسی حکم کا یا ثواب و عذاب کا مذاق اڑائے، وہ بھی کافر ہے، اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان اس کی دلیل ہے (۶)

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا رَسُولَهُ وَلَكُمْ تَنْبِيْهُنَّ ۚ لَآتُخَذَ زُورًا كُفْرًا ثُمَّ بَعْدَ لَيْسَ ۚ نَحْنُ (التوبة ۶۵-۶۶)

”کہہ دیجئے کیا تم اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے منیٰ کرتے تھے، بہانے مت بناو یقیناً تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے ہو۔“

(۷) محبت یا نفرت پیدا کرنے کے لئے جادو کا استعمال بھی اسی قبیل سے ہے۔ جو شخص جادو کرے یا اس پر راضی ہو، وہ کافر ہے اور اس کی دلیل حسب ذیل ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَاعْلَمَانِ مِنْ أَخِيْ حَتَّىٰ يَنْتَوِيْا إِلَيْنَا نَحْنُ فَخِزَّةٌ فَلَا تَخْشَوْنَ (البقرة ۱۰۲)

”اور وہ دونوں کسی کو کچھ نہیں سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیتے کہ ہم تو (ذریعہ) آزمائش ہیں، تم کفر میں نہ کرو۔“

: مشرکوں کو غلاب کرنا اور مسلمانوں کے مقابلہ میں ان کی مدد کرنا بھی کفر ہے اور اس کی دلیل حسب ذیل ارشاد باری تعالیٰ ہے (۸)

وَمَنْ يَتَّخِمْ فَيْتُخِمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ (المائدہ ۵۱)

اور جو شخص تم میں سے ان کو دوست بنائے گا وہ بھی انہی میں سے ہوگا، بے شک

”اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔“

: جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ بعض لوگوں کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ حضرت محمد ﷺ کی شریعت سے مستثنیٰ ہوں تو یہ بھی کفر ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے (۹)

وَمَنْ يَتَّبِعْ غَيْرَ الْإِسْلَامِ وَبِئْسَ الْقُلُوبُ لِقَبْلِ اللَّهِ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْأَخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ (آل عمران ۸۵/۳)

”اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کا متلاشی ہو وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور ایسا شخص آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔“

: اللہ تعالیٰ کے دین سے روگردانی کرنا، نہ اسے سیکھنا اور نہ اس کے مطابق عمل کرنا، یہ بھی کفر ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے (۱۰)

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا إِنَّا مِنَ الْجَاحِلِينَ مُتَشَبِهُونَ (السجدة ۳۲/۲۲)

”اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہے جس کو اس کے پروردگار کی آیتوں سے نصیحت کی جائے تو وہ ان سے منہ پھیر لے۔ ہم گناہ گاروں سے ضرور بدلیلیئے والے ہیں“

اس اعتبار سے کوئی فرق نہیں کہ اسلام کے منافی ان امور کا ازراہ مذاق ارتکاب کرنا ہے یا سنجیدگی سے یا ڈر اور خوف کی وجہ سے، ہاں البتہ وہ شخص ضرور مستثنیٰ ہے جسے مجبور کر دیا گیا ہو۔ یہ تمام جرائم بہت خطرناک بھی ہیں اور بحکمت وقوع پذیر ہونے والے بھی، لہذا ایک مسلمان کو چاہئے کہ وہ ان سے اجتناب کرے اور ڈر کرے کہ وہ کہیں ان کا ارتکاب نہ کر بیٹھے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتے ہیں ایسے امور سے جو اس کے غضب و عقاب کو واجب کوہینے والے ہوں۔ امام محمد بن عبد الوہاب کی بات یہاں ختم ہوئی۔

وصلی اللہ علی عبدہ ورسولہ محمد وآلہ وصحبہ

ان میں جوتھے نمبر میں یہ بات بھی داخل ہے کہ جو شخص یہ اعتقاد رکھے کہ وہ نظام اور قوانین جو لوگوں کے وضع کردہ ہیں، وہ اسلامی شریعت سے افضل ہیں، یا اس کے مساوی ہیں یا انہیں نافذ کرنا بھی جائز ہے تو وہ بھی کافر ہے جو خواہ یہ عقیدہ رکھے کہ اسلامی شریعت ہے تو افضل لیکن اس یسویں صدی میں اس کا نفاذ ممکن نہیں ہے یا یہ کہنا کہ اسلامی شریعت پر عمل مسلمانوں کی پسماندگی کا سبب ہے یا یہ کہنا کہ شریعت کا تعلق صرف ان امور سے ہے جو بندے اور اس کے رب کے مابین ہیں اور زندگی کے دیگر امور و معاملات سے اس کا کوئی تعلق نہیں، وہ بھی کافر ہے نیز اس میں یہ کہنا بھی شامل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ حکم دیا ہے کہ چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے اور شادی شدہ زانی کو سنگسار کر دیا جائے تو یہ سزائیں عصر حاضر میں مناسب نہیں، یا یہ عقیدہ رکھنا کہ معاملات اور حدود میں اللہ تعالیٰ کی شریعت کے حکم کے بغیر بھی فیصلہ کرنا جائز ہے خواہ اس حکم کو حکم شریعت سے افضل نہ بھی سمجھے تو بھی وہ کافر ہے کیونکہ اس طرح اس نے ان امور کو حلال ٹھہرایا جن کے بارے میں اجماع ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حرام قرار دیا ہو اور ہر وہ شخص جو ان امور کو حلال قرار دے جن کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے مثلاً زنا، شراب، سود اور اللہ تعالیٰ کی شریعت کے بغیر کسی اور قانون کے مطابق فیصلہ کرنا تو اس پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ وہ یقینی کافر ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو یہ توفیق دے کہ ہم اس کی مرضی کے مطابق عمل کریں نیز ہمیں اور تمام مسلمانوں کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

انہ سمیع قریب وصلی اللہ علی نبینا محمد وآلہ وصحبہ

فتاویٰ مکہ

